القرآن | مرتب: جناب فرخ احمد صاحب۔ مقام اشاعت: امین پور بازار لائل پور۔ چندہ سالانہ ۵ روپے۔ فی پرچہ ۸ آنے۔

یہ رسالہ عام لوگوں کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کرانے کا مقصد رکھتا ہے۔ ابھی کوئی تفصیلی رائے عرض کرنا مشکل ہے۔ سرورق کو دیکھ کر جو توقع ہوتی ہے اس پر اندرونی اوراق کا طباعتی معیار پورا نہیں اترتا۔

فردوس کی راہ | مرتبہ: منور سلطانہ روحی۔ ناشر: ادارۂ خواتین لاہور۔ قیمت ۲ روپے ۱۲ آنے۔ طباعتی معیار بہت اچھا۔

اس سے پہلے "فردوس کی راہ" کے نام سے خواتین کے مطالعہ کے لیے ایک مجموعۂ مضامین..... برسرِ عام آچکا ہے اور اس حلقے کی مقبول ترین کتابوں میں سے ہے۔ اسی نقشے پر یہ دوسرا مجموعہ سامنے آیا ہے جو "ادارۂ خواتین" کی پیش کش ہے۔ اکتالیس مضامین ہیں جن میں سے بیشتر خواتین ہی کے نتائج کاوش ہیں۔ مردوں کی لکھی ہوئی دو ایک ہی چیزیں ان میں ہیں۔ کتاب ایک دلچسپ رنگا رنگی کو پیش کرتی ہے مضامین کا اسٹائل ادبی اور افسانوی ہے، لیکن معنوی لحاظ سے ان کا فکری جوہر ٹھیک اسلامی ہے جو آج پاکستان کی مسلم خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ کتاب اپنے حصۂ اول کی طرح اپنی جگہ خود پیدا کرے گی۔ اور خود "ادارۂ خواتین" کے تعارف کا حلقہ وسیع ہوگا۔

دعوت الفطرت | از جناب محمد عطاء اللہ سلفی دار العربیہ، بنگلور۔ قیمت درج نہیں۔

صاحبِ کتاب ایک دردمند دل رکھتے ہیں، یہ بھی واضح ہے کہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آپ کا مسلک ہے، صحیح عقائد کی آبیاری چاہتے ہیں، فتنہ جو نہیں، مناظرہ پسند نہیں، اس لیے ان کی باتیں ہر حال میں اس قابل ہیں کہ ان کو توجہ سے پڑھا جائے اور جتنا ممکن ہو استفادہ کیا جائے۔ کتاب کا طباعتی معیار بلحاظ اوسط بہت اچھا ہے۔

منتخب نظمیں | مرتبہ: کوثر نیازی۔ شائع کردہ: مکتبۂ چراغِ راہ کراچی۔ قیمت ۸/

آج سے چند برس پہلے ہمارے ملک میں شعر و ادب کی دنیا کے دروازے اسلامی فکر کے لیے بند تھے۔ لیکن یہ فکر معاً بیدار ہوئی اور اس نے زندگی کے ہر گوشے میں اپنے حقوق طلب کیے۔ چنانچہ آج ہماری شاعری نے

اسلامی قدروں کے لیے اپنا سینہ کھول دیا ہے۔ شاعری کے بنے بنائے راستوں پر اندھا ایمان لانے سے ابا کرنے والے جن شعراء نے اپنی کاوشوں سے اسلامی نظریۂ حیات کے چراغ شعری جمال کے فانوسوں میں سجا رکھے ہیں ان کے کلام کا مختصر سا انتخاب خود انہی کی پسند کے مطابق مرتب نے یکجا کر دیا ہے۔ اس بزم سخن کی رونق میں جہاں ماہر القادری اور ملک نصر اللہ خاں عزیز جیسے استادانِ فن نے حصہ لیا ہے، وہاں نوجوانوں کی صف میں ایک طرف عاصی کرنالی، قابل اجمیری، ضیاء محمد ضیا، اعظم ادیب، کوثر نیازی اور عاصی ضیائی اپنے لیے نمایاں جگہ پیدا کرتے دکھائی دیتے ہیں، دوسری طرف شمیم جاوید، مسعود جاوید، آباد شاہ پوری، ارشد کاظمی اور طالب مجازی سامنے آتے ہیں۔ جن کی نگارشات کو دیکھ کر اُن سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں۔ خود تبصرہ نگار کا حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ یہ انتخاب اگرچہ معروف معنوں میں معیاری انتخاب نہیں لیکن واقعیت کا ترجمان اور نمائندہ ہونے کے لحاظ سے بہت کامیاب ہے۔ اس میں اونچے درجے کے فنی نمونے بھی شامل ہیں، متوسط منظومات بھی، اور ابتدائی درجے کے نتائجِ فکر بھی! کچّے پن کے نمونے بھی ہیں، جدت کے مظاہر بھی! آئیڈیالوجی کی ترجمانی بھی ہے، جذباتیت کا زور بھی!

بہ حیثیتِ مجموعی مقصدی حیثیت سے "منتخب نظمیں" ایک نفیرِ بغاوت ہے دورِ الحاد اور فاسد ماحول کے خلاف۔ اس میں آزادی سے وابستہ توقعات کے آبگینوں کی شکست کی آواز گونجتی سنائی دیتی ہے۔ اس میں موجودہ قیادت کے رویے کے خلاف ایک صدائے احتجاج موجزن ہے۔ اس میں معاشی و معاشرتی نظام کے کالے دھبے جا بجا نمایاں ہیں۔ اس میں زندگی کے لیے ایک واضح دعوتِ تغیر ہے اس میں مشکلات سے ٹکرانے کی اکساہٹ ہے۔ اس میں ایک زریں مستقبل کی نوید مسرت دی گئی ہے اس مجموعہ سے کسی نہ کسی حد تک یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شعر و ادب کے "اسلامی" ہونے سے مراد کیا ہے۔

یہ مجموعہ اس لحاظ سے بڑا مظلوم ہے کہ اسے متعدد مخالفانہ تنقیدی جائزوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ایک ادب نواز جریدے نے تو سارا حقِ تبصرہ جماعت اسلامی کو برا بھلا کہہ کر ادا کیا ہے۔ ایک ممتاز صحافی اس کے اندر سے غلطیاں پکڑنے میں مصروف ہیں۔ مانا کہ مقصدیت، فکر، فن، انتخاب اور ترتیب کے لحاظ سے اس میں کمزوریاں ہیں، لیکن وہ کسی غیر معمولی درجے کی نہیں ہیں کہ ایسے تبصروں کے لیے وجہِ جواز پیدا ہو سکے۔